Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ (جمعرات)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ آنہ

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸	۱۶ تبلیغ ۱۳۲۹ ھش	۱۶ فروری ۱۹۵۰ء	نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں :-

(۱) ربوہ ۱۳ فروری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تا حال گلے کی تکلیف ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں ۔

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کو گلے کی تکلیف ہے ۔ اور حضور سوائے ضروری دفتری امور کے اور کوئی کام جس میں کچھ نہ کچھ بولنا پڑے ۔ اس معذوری کی وجہ سے نہیں کرسکیں گے ۔ اس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی ۔ اگر کسی نے کوئی بات کرنی ہو تو وہ لکھ کر بھیجیں ۔

لاہور ۱۵ فروری ۔ نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت کل رات خراب ہو گئی تھی ۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

چین کے تاجروں کی طرف سے ہر سال دس لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرنے کی پیشکش

کراچی ۱۵ فروری ۔ کوئلے کے تاجروں کا ایک وفد چین سے کراچی پہنچا ہے ۔ جس نے پاکستان کو ہر سال دس لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے ۔ یہ تاجر آج کل حکومت پاکستان کی وزارت تجارت کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے ہیں ۔ اس بارے میں آخری فیصلہ اس وفد کے واپس آنے پر کیا جائے گا ۔ جو اسی قسم کی گفت و شنید کے سلسلے میں جنوبی افریقہ کی دعوت پر وہاں گیا ہوا ہے ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان اب تک پولینڈ فرانس اور برطانیہ سے بہت بڑی مقدار میں کوئلہ خریدنے کا انتظام کر چکا ہے

فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے میں حکومت ہند کی ناکامی پر ایرانی اخبارات کا تبصرہ

طہران ۱۵ فروری ۔ ایرانی اخبارات نے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے ۔ کہ ہندوستان کی حکومت ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے میں ناکام رہی ہے چنانچہ وہاں کے مشہور روزنامے ”عصر“ نے لکھا ہے کہ اگر ہندوستان اپنے وقار کو بحال کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی پالیسی بدلنی چاہیئے ۔ نیز اخبار نے مطالبہ کیا ہے کہ کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے مسلمانوں کو جو جانی و مالی نقصان پہنچا ہے ۔ اس کی غیر جانبدارانہ طریق پر تحقیقات کی جائے ۔ اخبار نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ ہندوستان کے جن علاقوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں ۔ وہاں انہیں ہر طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے ۔ لیکن جن علاقوں میں وہ اکثریت میں ہیں وہاں اقلیتوں کے ساتھ وہ ایسا سلوک روا نہیں رکھتے ۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں ہمارے دینی بھائیوں کا جو قتل عام ہوا ہے اس سے ہمیں دلی صدمہ پہنچا ہے ۔ ہندوستان کی حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم سے ہمسایہ اسلامی ممالک پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے

مویشیوں کے یکروزہ میلے

لاہور ۱۵ فروری ۔ پنجاب کے محکمہ ترقی حیوانات نے ضلع گوجرانوالہ میں مویشیوں کے یکروزہ میلے منعقد کرنے کا انتظام کیا ہے ۔ یہ میلے اہم خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ جنہیں صوبہ میں مویشیوں کی ترقی نسل کے پیش نظر محکمہ کی طرف سے سرانجام دیا جاتا ہے اس قسم کا ایک میلہ ۲۵ فروری ۱۹۵۰ء کو قلعہ دیدار سنگھ تحصیل گوجرانوالہ میں اور دوسرا ۱۳ مارچ ۱۹۵۰ء کو رسول پور تحصیل وزیر آباد میں منعقد ہوگا ۔ (سرکاری اطلاع)

مشرقی پاکستان میں آنیوالے مہاجرین کی فوری امداد کیلئے دس لاکھ روپے کی منظوری

کراچی ۱۵ فروری ۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کمیٹی نے ان مہاجرین کی فوری امداد کے لئے جو حالیہ فسادات کے باعث مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان آرہے ہیں ۔ دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے ۔ امور مہاجرین کے وزیر آنریبل خواجہ شہاب الدین جمعہ کے روز ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں مہاجرین کی اچانک آمد کی وجہ سے جو نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ آپ وہاں مشرقی بنگال کی حکومت سے ان کے بارے میں صلاح مشورہ کریں گے ۔

باغبانی کا آسٹریلوی ماہر پشاور آرہا ہے

پشاور ۱۵ فروری ۔ باغبانی کا ایک آسٹریلوی ماہر اس ہفتے پشاور پہنچ رہا ہے ۔ جو صوبہ سرحد میں پھلوں کی صنعت کو جدید سائنٹفک اصولوں پر چلانے کے متعلق وہاں کی صوبائی حکومت کو مشورہ دے گا ۔ اس ماہر کو ایک سال کے لئے محکمہ زراعت کا ڈائریکٹر جنرل مقرر کیا جائے گا ۔ امید ہے کہ جدید سائنٹفک طریقوں پر عمل کرنے سے سرحد میں پھلوں کی صنعت کو بہت فروغ حاصل ہوگا ۔

مختصر لیکن اہم

کراچی ۱۵ فروری ۔ ہندوستان نے لڑائی نہ کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی ۔ کل حکومت پاکستان کی طرف سے اس کا جواب بھیجدیا گیا ہے ۔

پشاور ۱۵ فروری ۔ فقیر ایپی کے ایک اور نائب سردار خان خوجاخیل نے غیر مشروط طور پر اپنے آپ کو کرم ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالے کر دیا ہے ۔

ٹوکیو ۱۵ فروری ۔ جاپان اس سال ایک ارب مربع گز سوتی کپڑا برآمد کرے گا ۔

کراچی ۱۵ فروری ۔ حکومت نے زیریں سندھ کے بند کے لئے ۹ لاکھ پونڈ کا عمارتی سامان مزید منگانے کا آرڈر دیا ہے ۔

کراچی ۱۵ فروری ۔ پاکستانی ہوائی بیڑے کے افسر اعلیٰ ائروائس مارشل اٹچرلے آج صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز طہران روانہ ہو گئے ۔ آپ وہاں شاہ ایران کے دورۂ پاکستان کے انتظامات مکمل کرنے میں

مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک قطعی طور پر پاکستان کے ساتھ ہیں

وطن سے واپسی کے بعد پاکستانی ہائی کمشنر مقیم لندن کے تاثرات

لندن ۱۵ فروری ۔ لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت نے کل ایک ملاقات کے دوران میں اسٹار کو بتایا کہ تمام مشرق وسطیٰ میں بالعموم اور قاہرہ میں بالخصوص یہ قطعی طور پر محسوس کیا جارہا ہے کہ نزاع کشمیر کا تصفیہ جلد ہونا چاہیئے ۔ نیز یہ کہ مذاکرات میں بہت کافی عرصہ صرف کیا جاچکا ہے ۔ اب مزید تاخیر کے بغیر کشمیریوں کو بہت جلد اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے“ مسٹر رحمت اللہ چھ ہفتوں کی غیر حاضری کے بعد لندن واپس آئے ہیں ۔ اس عرصہ میں آپ نے کولمبو کانفرنس میں شرکت کی اور پاکستان کا وسیع دورہ کیا ۔ اس سوال کے جواب میں کہ کشمیر اور دیگر تنازعات کے متعلق مشرق وسطیٰ کے ممالک کس حد تک پاکستان کے ساتھ ہیں ۔ مسٹر رحمت اللہ نے کہا کہ ”وہ قطعی طور پر ہمارے ساتھ ہیں ۔ مسٹر رحمت اللہ نے مزید کہا کہ ”صنعت سازی میں ترقی سماجی سہولتوں میں اضافہ اور تعمیرات عامہ کے سلسلہ میں ابھی بہت کام کرنا ہے ۔ اس کام کے لئے ضرورت ہے کہ اسلامی ملکوں کے درمیان بھائی چارہ کا مضبوط رشتہ قائم ہو یہ چیز عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں ایک دوسرے کے لئے بہت ممد ثابت ہوگی ۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ میں قیام پاکستان کے دوران میں اپنے ہموطنوں کے جذبات قربانی اور تعجب خیز ترقی کو دیکھ کر بے حد مسرور ہوا (اسٹار)

۳ پاکستانی سفیر برائے ایکسی لنسی غضنفر علی خاں کا ماتحتہ بتائیں گے ۔

انڈونیشی وزیر کی برطانوی وزراء سے ملاقات

لندن ۱۵ فروری ۔ انڈونیشیا کے اقتصادی امور کے وزیر مسٹر جوانڈا لندن میں دو روز قیام اور برطانوی وزراء سے ملاقات کے بعد کل ہیگ واپس آگئے ۔ ان اطلاعات کی کہ انڈونیشی برطانوی تجارتی معاہدہ پر انہوں نے ابتدائی مذاکرات کئے ہیں ابھی تصدیق نہیں ہو سکی ہے ۔ انڈونیشی سفارتخانہ نے مسٹر جوانڈا کا یہ بیان نقل کیا ہے ۔ کہ ان کا مختصر دورہ صرف ”حالیہ واقعات سے باخبر ہونے کے لئے تھا“ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل جودھامل بلڈنگ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۶ فروری ۱۹۵۰ء

بستی ربوہ کے متعلق استفسار

نوائے وقت ۱۰ فروری ۱۹۵۰ء میں جناب غلام محمد صاحب بٹ کا ایک مکتوب "بستی ربوہ کے متعلق استفسار" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ان مقاصد کو سامنے رکھیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام ہے۔ اگرچہ جماعت کا عمل اس کے خلاف رہا ہے۔ یعنی حفاظت اسلام کے سلسلہ میں بانیٔ جماعت نے جہاد بالسیف کو ہی ختم کر دیا۔ اور یہ ثابت ہے کہ زمانے کے حالات نے جماعت کے افراد کو مجبور کر دیا کہ فوج میں ملازمت کریں یا قادیان کی حفاظت میں شمشیر بکف ہوں۔ اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بھی جماعت نے ایک نیا فرقہ پیدا کر کے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ اسے الٹا نقصان ہی پہونچایا ہے۔"

ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ یہ دونو الزام سراسر غلط ہیں۔ بانیٔ سلسلہ نے اسلامی جہاد بالسیف کو قطعاً منسوخ نہیں کیا۔ آپ نے اس ضمن میں جو کچھ فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اسلامی جہاد بالسیف کی شرائط فی زمانہ موجود نہیں۔ اور جو غیر اسلامی تصور جہاد بالسیف کا علما نے غلطی سے اس وقت بنا رکھا ہے۔ وہ قطعاً اسلامی جہاد بالسیف نہیں۔ اگر آپ قرآن کریم سے تمام وہ آیات جن میں جہاد بالسیف کی تاکید فرمائی گئی ہے نکال کر یکجا غور فرمائیں گے تو ہمیں یقین ہے کہ آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر بانیٔ سلسلہ احمدیہ پہونچے ہیں۔ خالی جہاد جہاد کا نعرہ لگانا تو جہاد نہیں کہلاتا۔ بلکہ الٹا اشاعت اسلام کی راہ میں روکاوٹ ڈالتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی گزشتہ چند صدیوں کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ جہاد تو کسی سے ہوا نہیں۔ مگر اسلام پر بذریعہ تلوار پھیلنے کا الزام چمٹ گیا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے ظاہر ہو گا۔ کہ اصل جہاد وہ ہے جس کو جہاد کبیر کہا گیا ہے۔ یعنی قرآن کریم کے ذریعہ اشاعت اسلام سو جماعت احمدیہ اول روز سے یہ جہاد کرتی آئی ہے۔ اور مخالفین بھی جماعت کے اس جہاد کے معترف ہیں۔ مگر جہاد جہاد کا نعرہ لگانے والے اسلام کو بدنام کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکے؛

یہ مسئلہ بہت وسیع تشریح چاہتا ہے ہم یہاں اس کے تمام پہلوؤں پر بحث نہیں کر سکتے لیکن اتنا ضرور عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ کی تمام تحریرات کا مطالعہ براہ راست صاحب مکتوب کو اس غلطی سے نکال دیگا۔ حضور علیہ السلام نے بے شک بڑی تحدی سے غلط جہاد کے تصور کا قلع قمع کیا ہے۔ جس سے بعض بڑے بڑے لوگوں کو بھی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم خدا کے فضل سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جہاد بالسیف کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ قرآن کریم کی تعلیم اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔

بٹ صاحب کا یہ الزام بھی غلط ہے کہ جماعت نے ایک نیا فرقہ پیدا کیا ہے۔ قرآن وسنت کی طرف دعوت کے لئے ایک جماعت تیار کرنا اگر فرقہ بندی ہے۔ تو بے شک جماعت احمدیہ ایک فرقہ کہلا سکتی ہے۔ لیکن آپ بتائیں کہ بغیر جماعت بندی کے دعوت کس طرح دی جا سکتی ہے۔ ایک عملی تحریک کس طرح کام کر سکتی ہے مذہبی مصلح کوئی فلاسفر یا شاعر نہیں ہوتا کہ محض اپنے خیالات بیان کر دے۔ بلکہ اس کا کام تو سوسائٹی میں ایک عملی انقلاب لانا ہوتا ہے۔ اور ایسا انقلاب بغیر جماعت بندی کے ممکن نہیں قرآن کریم سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر مخالفین فرقہ بندی کا الزام لگاتے رہے ہیں یہ چیز ناگزیر ہے۔ جب تک اصلاح کا کام کرنے والے جماعت نہ بنائیں کامیابی سے اپنا کام کس طرح کر سکتے ہیں۔

جماعت بندی سے ہماری غرض تو صرف حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام کے کام کو با حسن طریق انجام دینا ہے۔ اگر علما بجائے خود کوئی تعمیری کام کرنے کے جماعت سے اعتقادی جھگڑے شروع کر دیں۔ اور اس کی تخریب کو ہی تمام اسلام سمجھ لیں۔ تو کام کرنے والی جماعت کا اس میں کیا قصور ہے۔ اعتقادی اختلافات تو ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ جائز حدود کے اندر ان پر بحث وتمحیص کرنا ترقی اور فلاح کے لئے ضروری ہے۔ لیکن مخالفین اگر حدود سے باہر نکل جائیں۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ سب کو اسلام کا صحیح کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔

باقی آپ نے جو نئی بستی بسانے کے متعلق اعتراض فرمایا ہے۔ کہ اسوۂ نبوی میں کوئی ایسی مثال نہیں تو عرض ہے کہ سوال مثال کا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہونا چاہیئے کہ کیا اسلام منع کرتا ہے۔ کہ کسی ادارہ کے لئے دنیا کے شور وغوغا سے علیحدہ قیامگاہ بنائی جائے۔ تاکہ وہاں ادارہ میں کام کرنے والے یا ایسے لوگ ہی آباد ہوں۔ جو ادارے کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ نہ رہیں جنکو نہ صرف دلچسپی ہی نہ ہو بلکہ جن سے کام میں بے جا مداخلت کا خوف ہو۔ باقی رہی مثال تو اسلامی تاریخ میں ایسی ہزاروں مثالیں مل سکتی ہیں۔ کہ تعلیمی وغیرہ اداروں کے لئے الگ قیامگاہیں بنائی گئیں۔ ربوہ کی بستی محض انہی اغراض کے مدنظر بنائی گئی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت دوسروں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔ ملک کے طول وعرض میں احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔

بٹ صاحب کا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ہاں احمدیوں کی وفاداری کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کی اولین وفاداری امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے پاکستان کے ساتھ نہیں"

یہ اس لئے غلط ہے کہ حکومت وقت کی وفاداری احمدیوں کے نزدیک ایک اسلامی فرض ہے۔ امام جماعت احمدیہ کبھی کوئی ایسا حکم نہیں دیگا۔ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہو۔

اسلام کی تعلیم کے مطابق جو حکومت مسلمانوں [illegible] بارے میں ظلم بھی کرے۔ ایسی حکو[illegible] کے زیر اقتدار رہتے ہوئے اس کے [illegible]ف بغاوت کرنا ممنوع ہے۔ اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ملک سے نکل جائے اس لئے بٹ صاحب کا مفروضہ ناممکن الوقوع ہے یہاں اول وآخر کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا "میں ترک پہلے اور مسلمان پیچھے ہوں" یا اسکے برعکس قسم کے اقوال سخت غلط ہوتے ہیں۔ ایک آدمی ایک ہی وقت میں ترک بھی ہو سکتا ہے۔ اور مسلمان بھی۔ امام جماعت کی وفاداری اور پاکستان کی وفاداری متضاد نہیں۔ بلکہ امام جماعت کی وفاداری عین پاکستان کی وفاداری ہے۔ کیونکہ امام جماعت کا ایمان ہے کہ جس ملک میں رہیں اسکی حکومت کا وفادار ہونا ضروری ہے۔ اور یہی عقیدہ افراد جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس طرح پاکستان کی وفاداری عین امام جماعت کی وفاداری ہے۔

آخر میں ہم بٹ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ان اختلافی باتوں کے متعلق نہایت وسیع النظری سے تبصرہ فرمایا ہے۔ اور اپنے اختلافات کو پسندیدہ انداز سے پیش کیا ہے جو بات

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء

۷-۸-۹ اپریل (جمعہ ہفتہ-اتوار) کو منعقد ہو گی

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹ شہادت ۱۳۲۹ ہش مطابق ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۵۰ء بروز جمعہ ہفتہ- اتوار کو منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

درخواست دعاء

جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دعا کی تحریک فرمائی تھی۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ میرا طبی معائنہ بورڈ کے سامنے ۱۶ فروری سے شروع ہو جائے گا۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے طبی معائنے میں کامیاب فرمائے۔ میری ملازمت کو برقرار رکھے اور ترقی عطا فرمائے۔ خاکسار ملک بشیر احمد فلائٹ لفٹنٹ کوٹھی نمبر ۷۶ منٹگمری روڈ لاہور چھاؤنی

خطبہ جمعہ

اگر تم اپنے اندر خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کر لو تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کچل نہیں سکتی

احباب تحریک جدید کے وعدوں کی طرف جلد سے جلد توجہ دیں

از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷؍ جنوری ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ
مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میرے گلے میں ابھی تک تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے میرے لئے بولنا مشکل ہے۔ اس لئے میں آج مختصر طور پر جماعت کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

پہلی بات

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ کے موقعہ پر بیان کیا تھا۔ جماعت کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف جلد سے جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ میرے خطبہ کے اعلان کے بعد جو الفضل میں تھوڑے ہی دن ہوئے شائع ہوا ہے کچھ فرق تو پڑا ہے۔ لیکن ابھی تک تحریک جدید کے وعدوں کی مقدار پچھلے سال کے وعدوں کی مقدار سے کم ہے۔ گو وعدوں کا فرق پہلے دَور میں قریباً ۶۵ ہزار کا تھا۔ جو اب ۲۱ ہزار کے قریب ہو گیا ہے۔ گویا ۴۴ ہزار کا فرق اس عرصہ میں پورا ہو گیا ہے۔ اسی طرح دفتر دوم کا فرق بھی پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے۔ تحریک جدید دفتر اول کے سولھویں اور دفتر دوم کے چھٹے سال کی تحریک کرتے ہوئے مَیں نے

وعدوں کی میعاد کی تعیین

نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے وعدوں کی رفتار سست رہی۔ اب میں نے میعاد اسی غرض کے لئے بڑھا دی ہے۔ تا جماعت کی اس طرف توجہ ہو سکے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس میعاد میں پوری کوشش کریں گے۔ کہ سال گزشتہ کے تمام وعدے وصول ہو جائیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی تمام افراد سے

تحریک جدید کے وعدے

لئے جائیں۔ اس سال کی آمد اس حد تک کم ہے۔ کہ بالکل ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بقیہ سال تحریک جدید قرضہ لے کر گزارے۔ اور ایسا گزشتہ ۱۵ سال میں کبھی نہیں ہوا۔ حتی کہ سال ۱۹۴۷ء میں بھی جو کہ بڑی تباہی کا سال تھا۔ تحریک جدید کو قرضہ لے کر نہیں گزارنا پڑا۔ اب جبکہ امن ہو چکا ہے ایسی حالت کا پیدا ہو جانا خطرناک ہے۔ ابھی بقیہ مہینوں میں تحریک جدید کا نوے ہزار کا خرچ باقی ہے۔ اور خزانہ میں صرف ۱۵ ہزار روپیہ کی رقم ہے۔ اور اتنی رقم اور وصول ہو سکتی ہے کہ نوے ہزار ہو جائے۔ اور تحریک جدید خیریت سے بقیہ سال گزار سکے۔ غرض ۷۵ - ۸۰ ہزار کے وعدے باقی ہیں۔ اور

دفتر دوم کی حالت

تو بہت ہی خراب ہے۔ دفتر دوم کی مقدار چونکہ کم ہے۔ اس لئے بقایا کم ہے۔ لیکن اس کا بقایا کئی سالوں سے چلا آرہا ہے۔ اگر وہ وصول ہو جائے تو ان قرضوں کی ادائیگی میں بہت کچھ آسانی ہو جائے۔ جو تحریک جدید نے جائدادیں بنانے کے لئے لئے تھے۔ پس احباب اول تو پورا زور لگا کر فروری مارچ اور اپریل میں دفتر اول اور دوم کے گزشتہ بقائے وصول کر لیں اور دوسرے دور اول اور دوم کے موجودہ سال کے وعدوں کو پچھلے سالوں کے وعدوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ بلکہ دفتر دوم کو تو بہت زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب آنے والا ہے۔ جبکہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائے۔ اب تو صرف یہ ہوتا ہے کہ دفتر اول خرچ اٹھاتا ہے اور دفتر دوم قرضوں کو ادا کرنے میں مدد دیتا ہے لیکن آئندہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائیگا۔ نئی پود خدا تعالےٰ کے فضل سے تعداد میں زیادہ ہے۔ اور ان کی آمدنی بھی پہلوں کی آمد سے زیادہ ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ سارا بوجھ نہ اٹھا سکے۔ بشرطیکہ ان کے اندر اس کا احساس پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد دوسرا امر جس کے متعلق میں آج کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ

وہ وقت آگیا ہے

کہ جب جماعت کی مخالفت پھر اس ملک میں شروع ہو جائے۔ دشمن اپنی دنیوی اغراض کے لئے مختلف بہانے بنا بنا کر اور اپنے پاس سے جھوٹ تراش کر جماعت کو نقصان پہونچانا چاہتا ہے۔ بلکہ علی الاعلان یہ ترغیب دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر تم ایک ایک احمدی کو مار ڈالو تو یہ جماعت ختم ہو سکتی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن سے پہلے جب جماعت ان مظالم کا مقابلہ کر رہی تھی۔ جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ہو رہے تھے۔ تو اس کی تعریفیں کی جاتی تھیں۔ جب مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے نکل جانے کے بعد قادیان کا مرکز قائم رہا۔ اور دشمن کا مقابلہ کرتا رہا۔ تو اس کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب کشمیر کے معاملہ میں سب سے پہلے میں نے توجہ دلائی کہ یہ اہم چیز ہے۔ اور یہ کہ باونڈری کمیشن نے دیدہ دانستہ گورداسپور کا علاقہ اس لئے ہندوستان کے سپرد کیا تھا تا کشمیر ان کے ہاتھ آسکے۔ تو اس وقت جماعت کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

نے امریکہ میں عرب اور پاکستان کے کیس کو اس عمدگی سے پیش کیا کہ ساری دنیا گونج اٹھی۔ تو اس کی تعریف کی جاتی تھی۔ اور احمدی بہت خوش تھے جب میں انہیں کہتا تھا کہ تبلیغ کرو تو وہ کہتے تھے حضور کچھ عرصہ ٹھہر جائیے۔ جماعت کے لئے فضا بہت اچھی ہے لوگ اس پر خوش ہیں کہیں یہ فضا خراب نہ ہو جائے۔ لیکن میں کہتا تھا۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ جب وہی زبان جو اب تمہاری تعریف کر رہی ہے تمہاری موت کا فتوےٰ دیگی اور آج کے دن پر تم پچھتاؤ گے۔ کہ تم نے ایسے مواقع ضائع کر دیا۔ اور تبلیغ نہ کی۔ میری عمر میں سینکڑوں دفعہ میرا اور غیر مسلموں کا اختلاف ہؤا۔ میری عمر میں بہت دفعہ میرا اور حکومت کے افسروں کا اختلاف ہؤا۔ میری عمر میں کئی دفعہ جماعت کے ساتھ بھی میرا اختلاف ہؤا۔ اور خدا تعالےٰ نے ہر دفعہ بلا استثناء ثابت کر دیا کہ

میں ہی حق پر ہوں

اب بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ اس بات میں کہ وہ وقت دُور نہیں جب وہی زبان جو جماعت کی تعریف میں لگی ہوئی ہے۔ وہ احمدیوں کی موت کا فتوے دے۔ میں ہی حق پر تھا۔ تم میں وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو کہتے تھے جماعت کے لئے فضا اچھی ہے۔ ہمیں یہ اچھے دن گزار لینے دو۔ لیکن میں کہتا تھا کہ یاد رکھو تھوڑے دنوں میں ہی یہ فضا تمہارے خلاف ہو جائے گی اور تم پچھتاؤ گے۔ کہ یہ اچھا وقت ہم نے تبلیغ میں کیوں نہ گزارا۔ وہ دن جو آنے والے تھے آگئے ہیں۔ اور تم میں سے کئی لوگوں کے پیروں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ تم میں سے بعض تو قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے ڈگمگا گئے تھے۔ اور ڈگمگاتے ہوتے ہیں۔ میرا ان کو بھی یہی جواب تھا۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ نے کہا تھا من کان یعبد محمداً فانّ محمداً قد مات۔ جو تم میں سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرستش کرتا تھا۔ وہ دیکھ لے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں و من کان یعبد اللہ فانّ اللہ حیٌّ لایموت اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے۔ کہ اس کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔

میں بھی یہ کہتا ہوں

کہ من کان یعبد قادیان فانّ قادیان قد وضع فی ایدی المخالفین۔ تم میں سے جو شخص قادیان کی پرستش کرتا تھا۔ وہ سن لے کہ قادیان اب مخالفین کے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے و من کان

یعبد اللہ فان اللہ حیٌّ لا یموت اور جو اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتا تھا اس کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ اس کا خدا اب بھی آزاد ہے۔ اس کا خدا اب بھی سب پر غالب ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ اسی طرح آج بھی کچھ لوگ ہیں جو پہلے دشمن کی تعریفوں پر خوش تھے اور اس لذت کے زمانہ کو لمبا کرنا چاہتے تھے مگر اب وہ کانپتے ہیں لرزتے ہیں اور ڈرتے ہیں میں ان کو بھی کہتا ہوں اور پھر میری بات ہی سچی نکلے گی کہ تم نے تبلیغ کے وقت کو ضائع کیا اور ملمع کو سونا کہا۔ لیکن وہ ایک دھوکہ تھا۔ اب پھر تم دھوکہ کھا رہے ہو اور دشمن کو طاقتور سمجھتے ہو تمہیں وہ چلتے پھرتے اور زندہ دکھائی دیتے ہیں۔ مگر مجھے تو ان کی لاشیں نظر آ رہی ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ دشمن نہ زندہ ہے اور نہ غالب ہے

غالب ہم ہیں جن کے ساتھ غالب خدا ہے

وہ سر جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بندوں کی پرستش میں لگے ہوئے ہیں کٹ جائیں گے اور بے دین مریں گے مگر جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں تمام مشکلات پر غالب آئیں گے مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد اسی کا ساتھ دینے کیلئے آتی ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ تم اپنے اندر ذکر الٰہی اور نمازوں کی پابندی پیدا کرو اور دین اسلام کے شعائر کو زندہ رکھنے کی رغبت پیدا کرو بھول جاؤ اس بات کو کہ کوئی تمہارا دشمن ہے۔ بھول جاؤ اس بات کو کہ کوئی تمہاری مخالفت پر آمادہ ہے۔ جب تم خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ گے جب دنیا کی طرف تمہاری پیٹھ ہو گی تو وہ ہاتھ جو خنجر لے کر تمہاری پیٹھ پر حملہ کرنے کیلئے بڑھے گا خدائے واحد سے شل کر دے گا۔ وہ دماغ جو تم پر حملہ کی تدابیر سوچے گا بیکار کر دے گا۔ لیکن

شرط یہ ہے

کہ تم اپنا منہ خدا تعالیٰ کی طرف کر لو اور اپنی پیٹھ بندوں کی طرف پھیر لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کچل نہیں سکتی۔ تم بیوقوفی سے یہ نہ سمجھ لینا کہ کسی پر موت نہیں آئے گی یا کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ انبیاء پر بھی موتیں آئیں۔ انبیاء بھی شہید ہوئے ان کی جماعتیں بھی شہید ہوئیں میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ جماعت مٹ نہیں سکتی۔ اور جب میں "تم" کہتا ہوں۔ تو اس سے مراد جماعت ہے نہ کہ تم۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ مارے جائیں بلکہ غالب ہے کہ تم میں سے بعض مارے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض گھروں سے نکالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ گھروں سے نکالے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں بعض قیدوں میں ڈالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ قیدوں میں ڈال دیئے جائیں لیکن جو بات نہیں ہو سکتی وہ یہ ہے کہ اگر تم لوگ

خدا تعالیٰ سے صلح کر لو

تو تم یعنی تمہاری قوم تباہ ہو جائے۔ تم بحیثیت احمدی کے ہلاک نہیں ہو سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مٹ نہیں سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مغلوب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف منہ کرے لازمی امر ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی طرف منہ کرے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہو کہ کوئی حملہ کر رہا ہے تو وہ اسے مقصد میں کامیاب کیسے ہونے دے گا۔ پولیس کی موجودگی میں اگر وہ دیانتدار ہو تو کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ پھر خدا تعالیٰ کی موجودگی میں کوئی حملہ کیسے کر سکتا ہے۔ پس دوسری بات یہ ہے کہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرو۔

تم روحانی سلسلہ کے افراد ہو

نمازوں کے پابند ہو۔ ذکر الٰہی پر زور دو۔ اسلام کے شعائر کو زندہ رکھنے کی کوشش کرو۔ اپنے اندر طہارت پاکیزگی اور تقویٰ پیدا کرو۔ نہ تم کسی کی تعریف سے خوشی محسوس کرو اور نہ کسی کی مذمت سے ڈرو۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے دنیا کی تعریف اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ خدا کی تعریف ہی اسے فائدہ پہنچائے گی۔ اگر تم خدا کیلئے ہو تو دنیا کے لوگوں سے ڈرنا بے معنی بات ہے۔ تمہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص کہتا ہے کہ میں خدا کا ہوں اور پھر وہ بندوں سے ڈرتا ہے یا لوگوں کی تعریف سے خوش ہوتا ہے وہ جاہل ہے یا منافق ہے۔

اس کے بعد میں اعلان کرتا ہوں کہ نماز جمعہ کے بعد میں

چند دوستوں کا جنازہ

پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک صاحب تو وہ ہیں جو مخالفت کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہ صاحبزادہ محمد اکرم خاں صاحب رئیس چارسدہ ہیں وہ ۶۷ سال کی عمر کے تھے اور ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ان کے بھائی نے بیان کیا تھا کہ ہم نے ایک اٹھنی احمدیوں کو دیدی ہے۔ اور ایک اٹھنی غیر احمدیوں کو۔ یہ پہلے پیغامی جماعت کے ساتھ تھے بعد میں مبایعین میں شامل ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی شہادت میں بعض مولویوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ غلط ہو کیونکہ پٹھانوں میں چھوٹی سے چھوٹی رنجش پر بھی ایک دوسرے کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ بہرحال وہ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی اور مبلغ آدمی تھے۔

دوسرا جنازہ میں

مولوی غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز

کا پڑھاؤں گا۔ آپ جھنگ کے رہنے والے تھے بعد میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور تبلیغ کا ڈھنگ ان کو نہایت اچھا آتا تھا۔ ان کے لڑکوں میں سے بعض نہایت مخلص احمدی ہیں

تیسرے

بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی کی اہلیہ

پشاور میں فوت ہو گئی ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بھائی عبد الرحیم صاحب واپس قادیان چلے گئے ہیں۔ چونکہ وہ وہاں کے باشندہ تھے۔ اس جلسہ پر خیال تھا کہ ان کی اہلیہ قادیان جا کر انہیں مل آئیں اور اگر گورنمنٹ اجازت دے تو وہ وہیں رہ جائیں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے وہ وہاں نہ جا سکیں۔ چوتھا جنازہ میں سیدہ کبریٰ بانو شاہجہانپوروالی کا پڑھاؤں گا۔ جو مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ حیدرآباد (سندھ) کی بیوی کی خالہ تھیں۔ ان کے لڑکوں نے جو یا تو خود غیر احمدی ہیں یا ہیں تو احمدی مگر دوسرے لوگوں سے ڈر کر وہ یہ نہ کہیں کہ یہ احمدی ہیں۔ بغیر کسی احمدی کو اطلاع دیئے انہیں دفن کر دیا ہے۔ پانچویں نصر اللہ خان صاحب کنٹرول برانچ سنٹرل آرڈیننس ڈپو راولپنڈی کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ چھٹے فضل عمر صاحب بہار کی والدہ اور چچی فوت ہو گئی ہیں۔ ساتویں سلیمہ صاحبہ گوجرانوالہ سے اطلاع دیتی ہیں کہ ناصرہ فوت ہو گئی ہیں۔ دفتر والوں نے یہ اطلاع نہیں دی کہ یہ کون ہیں۔ آٹھویں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ جو پہلے انگلستان میں مبلغ تھے اور اب کچھ عرصہ سے دفتر میں بطور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کام کر رہے ہیں۔ ان کی نانی فوت ہو گئی ہیں۔ نویں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ دسویں سید رضا حسین صاحب عرائض نویس کلکٹری اٹاوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ گیارھویں شیخ محمد احمد صاحب کپورتھلوی لائلپور کہتے ہیں کہ سید عبد المجید صاحب کپورتھلوی کی بیٹی فوت ہو گئی ہیں اور تین سال کا ایک بچہ چھوڑا ہے۔ سید عبد المجید صاحب کی یہ ایک ہی بیٹی تھیں۔ اس لئے ان کی نہ صرف وفات ہی ہوئی ہے بلکہ ایک ہی بیٹی ہونے کی وجہ سے ان کیلئے ایک بڑے صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔

بارھویں

منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی

جن کا نام میں نے پہلے لیا تھا کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور مولوی عبد الکریم صاحبؓ کے پھوپھی زاد بھائی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب نہایت سادہ طبع نیک اور صاحب الہام آدمی تھے۔ ان کو کثرت سے الہام ہوتے تھے اور وہ کثرت سے دعائیں کرنے والے انسان تھے نماز تہجد کے اتنے پابند تھے کہ بیماری کی حالت میں بھی تہجد نہیں چھوڑی۔ آپ حال میں ہی سیالکوٹ میں فوت ہوئے ہیں۔ آپ مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی بڑی بیوی جن کو مولوی صاحب کی وجہ سے ہم مولویانی کہا کرتے تھے بھائی تھے نہایت مخلص اور

اچھے نمونہ کے احمدی

تھے۔ اور تبلیغ میں اس طرح منہمک رہتے تھے کہ ایسا انہماک بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ سکول سے پنشن لی۔ اور ریل اور ڈاکخانہ کے محکموں میں جو کوئی ہندو قادیان آ جاتا اس کو پکڑ لیتے اور اسے قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیتے۔ میں نے خود ایک ہندو کو دیکھا ہے۔ جس نے ان سے قریباً بیس سیپارے ترجمہ کے ساتھ پڑھ لئے تھے۔ وہ دل سے مسلمان تھا۔ اب شاید پارٹیشن کے بعد وہ ہندوستان چلا گیا ہو۔ کیونکہ اس کا نام ہندووانہ ہی تھا لیکن در اصل وہ مسلمان تھا۔ نمازیں پڑھتا تھا۔ اسی طرح روزے بھی رکھتا تھا۔ وہ صرف انہی کے طفیل اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں مسلمان ہوا تھا۔

ایک اور دوست نے رقعہ دیا ہے کہ ان کے لڑکے فقیر محمد صاحب جو بہادر حسین کے رہنے والے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ وہاں کوئی اور احمدی نہیں تھا اس لئے بغیر جنازہ پڑھائے دفن کر دیئے گئے۔ ان کے والد بابا لطیف الدین صاحب بہادر حسین والے خود صحابی ہیں ان کا بھی جنازہ میں پڑھاؤں گا۔

ولادت

عزیزم بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت والحرفت کے ہاں ۴ اور ۵ فروری کی درمیانی شب ربوہ میں لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت اقدس نے بچی کا نام حمیدہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ بچی خان بہادر چوہدری ابو الہاشم صاحب مرحوم کی نواسی ہے احباب درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کی دعا فرمائیں۔

اہلیہ چوہدری ابو الہاشم صاحب مرحوم

اے احمدی نوجوان!

(از محمد احمد صاحب جامی واقف زندگی طالب علم بی ایس سی (ایگریکلچر) لائلپور)

کیا تجھے معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیری زندگی کے لئے کیا لائحہ عمل تجویز فرمایا تھا؟ جس دن تو نے بیعت کے وقت اپنی زندگی کا سودا خداتعالیٰ سے کیا تھا۔ اور یہ عہد کیا تھا۔ کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔" اس دن سے آج تک تو نے حضورؑ کی کتنی خواہشات کو پورا کیا ہے؟ اے میرے بھائی! کیا کبھی تجھے یہ سوچنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ خداتعالیٰ کے اسلام کے غلبہ سے متعلق وعدے کیسے پورے ہوں گے؟ اگر تو دوسرے لوگوں کی طرح اس چندروزہ زندگی کو دنیا میں الجھ کر گذار گیا۔ تو خداوند سے کیسے معاملہ کرے گا۔ جب وہ تجھے پوچھے گا۔ کہ تو نے میرے پاک دین سے کتنوں کو روشناس کرایا؟

اگر تو آج تک اس بات کو نہیں سوچ سکا۔ تو آ میں تجھے بتاؤں ـ جب خداتعالیٰ نے اپنے مسیح موعودؑ کو یہ خبر دی ـ کہ "یہ سلسلہ ضرور بڑھے گا۔ اور پھولیگا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ اور تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اور سیدنا مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کے غلبہ اور کامیابی کی خبر تمام دنیا کو سنا دی۔ اور ساتھ ہی خود کوشاں ہوئے۔ کہ خداوند خدا کے اس فیصلہ کا نتیجہ جلد ہی دنیا دیکھ لے۔ اور ان نیک بختوں کو بھی خدمتِ اسلام کا موقعہ ملے۔ جو کہ مدت سے خداتعالیٰ کی خوشنودی کی تمنا سے دل میں لئے بیٹھے ہیں۔ یہ خداتعالیٰ کا کام ہے۔ اور وہی اسے تکمیل کو پہنچائے گا۔ مگر کتنے خوش قسمت ہیں ہم کہ خداتعالیٰ نے ہماری آنکھیں کھولدیں۔ ہم نے خداتعالیٰ کے اس پیغام کو سن کر اس کی تصدیق کی۔ اور اس پر ایمان لائے۔ مگر اس نعمت کو حاصل کرنے کے بعد ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو ان انعامات سے فیضیاب ہونے کے لئے آگے بڑھے جو کہ خداتعالیٰ نے ان مخلصین کے لئے خالص کر رکھے ہیں۔ جو کہ خدا کے اس پیغام کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان مخلصین سے کام لینے کے لئے مختلف ذرائع بناتا ہے۔ جب یہ خبر دی گئی۔ کہ اب دوسرے ادیان اپنا زمانہ ختم کر چکے ہیں۔ اور اب اسلام کے غلبہ کا وقت ہے۔ اور اس کے لئے اپنے محبوب حضرت احمد قادیانیؑ اور آپ کی جماعت کو چنا تو ساتھ ہی ان بشارات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس عظیم الشان مصلح کی خبر دی۔ "جس سے قومیں برکت پائیں گی۔" اور جس کی قوت قدسی سے "حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائیگا۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں

جماعت کو مختلف طریقوں سے ہوشیار کیا۔ ہر پہلو سے آگاہ کیا۔ اور اسلام کی آئندہ عظیم الشان ترقیات کی بنیاد اس طور سے رکھی۔ کہ دنیا کو نظر آگیا۔ کہ اب اسلام کا نور جلد ہی تمام ظلمتوں کا احاطہ

خوش قسمت اٹھے۔ خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا سہرا باندھے۔ فرشتوں کی حفاظت میں جان ہتھیلی پر لے کر نکلے۔ خداتعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کیا۔ اور خوشنودی کے اظہار کے لئے انہیں کامیابیاں عطا کیں۔ انہیں برکتیں دیں۔ اور اس درجہ تک ان کو بلند کیا کہ

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

تو اے احمدی نوجوان! اٹھ اپنے عزم کو بلند کر۔ دیکھ مخالفتوں کے طوفان تازیانے برسا رہے ہیں۔ کیا اپنے آقا کی مہمیز سے تیرا اسپ احساس اب بھی نہ

کرنے کو ہے۔ حضور امیر المومنین المصلح الموعود نے جماعت کے نوجوانوں سے مطالبہ کیا۔ کہ آگے آؤ۔ زندگیاں وقف کرو۔ اسلام کی خدمت کرو۔ اور ان برکات کو حاصل کرو۔ جو تمہارے لئے مقدر ہیں۔

یہ کوئی نیا مطالبہ نہ تھا۔ یہ صرف اس عہد کی تجدید تھی۔ جو ہم نے خداتعالیٰ سے "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اور پھر خدا کے پاک بندے (علیہ السلام)

چمکے گا۔ میں تجھے یقین دلاتا ہوں۔ کہ تیری دماغی اور روحانی صلاحیتیں تمام لوگوں سے بلند ہیں۔ آ اور ان کو بروئے کار لا۔ خداتعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی راہ میں مخالف لوگوں کو اگر ایک دو یا چند سعید روحیں رستہ سے ہٹانے کی کوشش کریں۔ تو خدا جانے وہ کتنی دیر میں ان کو ہٹا سکیں: مگر تو آگے بڑھ ہم اکٹھے مل کر اپنی صلاحیتوں کے زور اور خداتعالیٰ کی مدد سے انہیں ایک دم مغلوب کر لیں۔ تاکہ دنیا جلد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) کا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامور من اللہ کی معجزانہ زندگی

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک راستباز کی معجزانہ زندگی زمین اور آسمان سے زیادہ تر خداتعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ کسی نے نہیں دیکھا۔ کہ زمین و آسمان کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ صرف اس عالم کی پُرحکمت صنعت کو دیکھ کر اور اس کی ترکیب ابلغ اور محکم پاکر عقل سلیم اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ ان بے مثل مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر عقل اپنی معرفت میں اس حد تک نہیں پہنچتی۔ کہ فی الواقع وہ صانع موجود بھی ہے۔ کیونکہ اس نے اس صانع کو بناتے نہیں دیکھا۔ اور عقلی خداشناسی کا تمام مدار صرف ضرورت صانع پر رکھا گیا ہے۔ نہ یہ کہ اس کا ہونا مشاہدہ کیا گیا۔ لیکن راستباز کی معجزانہ زندگی واقعی طور پر اور مشاہدہ کے پیرایہ میں خداتعالیٰ کی ہستی کو دکھلاتی ہے۔ کیونکہ راستباز اپنی ابتدائی حالت میں ایک ذرہ بے مقدار کی طرح ہوتا ہے۔ یا ایک رائی کے بیج کی طرح جس کو ایک کسان نے بویا۔ اور نہایت ذلیل حالت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ تب وحی کے ذریعہ سے خدا دنیا کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ دیکھو میں اسکو بناؤں گا۔ میں ستاروں کی طرح اس میں چمک ڈالوں گا۔ اور آسمان کی طرح اس کو بلند کروں گا۔ اور ایک ذرہ کو پہاڑ کی طرح کر دکھاؤں گا۔ پھر بعد اس کے اور باوجود اس بات کے کہ دنیا کے تمام شریر چاہتے ہیں۔ کہ وہ ارادہ الٰہی معرض التوا میں رہے۔ اور ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔ کہ وہ امر ہونے نہ پائے۔ مگر رک نہیں سکتا جب تک پورا نہ ہو۔ مگر خدا اسمانا القدس روکوں کو دور کر کے اسکو پورا کرتا ہے۔ وہ ایک گمنام کو اپنی پیشگوئی کے مطابق ایک عظیم الشان جماعت بنا دیتا ہے۔ وہ تمام مستعد لوگوں کو اسکی طرف کھینچتا ہے۔ وہ اس گمنام کو ایسی شہرت دیتا ہے۔ کہ اس کے باپ دادوں کو نصیب نہ ہوئی۔ وہ ہر میدان میں اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور ہر ایک جنگ میں اسکو فتح دیتا ہے۔ اور ایک دنیا کو اس کا غلام کرتا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں کو اس کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ اور اسکی تعلیم ان کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے۔ اور روح القدس سے ان کی مدد کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کا دشمن اور دوستوں کا دوست ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دشمن سے وہ آپ لڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے۔ کہ راستباز کی معجزانہ زندگی آسمان وزمین سے زیادہ خداتعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ لوگوں نے زمین و آسمان کو بچشم خود خدا کے ہاتھ سے بنتے نہیں دیکھا۔ لیکن وہ بچشم خود دیکھ لیتے ہیں۔ کہ خدا راستباز کے اقبال کی عمارت کو اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ وہ ایک زمانہ دراز پہلے خبر دے دیتا ہے۔ کہ میں ایسا کروں گا۔ اور ایسا اسکو بنا دوں گا۔ اور پھر باوجود سخت روکوں اور شدید مزاحمتوں کے جو شریر انسانوں کی طرف سے ہوتی ہیں۔ ایسا کر کے دکھلا دیتا ہے۔" (ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم) مرسلہ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر

دفتر دوم میں شمولیت کیلئے ایک اور رعایت

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم میں شمولیت کے لئے چندہ کی شرح میں یہ رعایت فرمائی ہے۔ کہ دفتر دوم کا سالانہ وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر کیا جا سکتا ہے۔

ایک مجلس کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے اب مزید رعایت یہ فرمائی ہے۔ کہ موجودہ سال کا وعدہ تو ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہی کرنا ہوگا۔ لیکن نئے شامل ہونے والے دوست سابقہ سالوں کے وعدے کم سے کم پانچ روپے فی سال ادا کر کے حصہ لے سکتے ہیں

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

نوٹس برائے اطلاع عام

جملہ ٹھیکیداران و دیگر اصحاب جو روڑی سپلائی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ربوہ میں مستقل عمارات کے لئے بہت سی پتھر کی روڑی کی ضرورت ہے۔ جو ارد گرد کی پہاڑیوں سے پتھر نکال کر توڑی جائے گی۔ جو اصحاب یہ کام کرنا چاہیں۔ وہ مہربانی کر کے یہاں حاضر ہو کر زبانی گفتگو سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(سکرٹری تعمیر ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

(۱) سید عبد الباسط صاحب نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں کئی دنوں سے علیل ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) میرے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے دعا کی التجا کرتا ہوں۔

خاکسار محمد [illegible]

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے؟

(از محمود احمد صاحب میرپوری متعلم مدرسہ احمدیہ)

(۲)

ان احکام کی روشنی میں پتہ چل سکتا ہے۔ کہ اسلام نے جنگ کے روکنے اور امن پیدا کرنے کے لئے کیسی کیسی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور رسول کریمؐ نے کس عمدگی سے ان تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا۔ اور مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اس زمانہ میں قابل عمل ہے۔ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ اسلام کی ہی تعلیم ہے جو قابل عمل ہے۔ اور جس پر عمل پیرا ہو کر عالمگیر امن کی غیر متزلزل بنیاد ڈالی جا سکتی ہے۔ پھر ان امور کی روشنی میں کس طرح مخالفین اسلام کہہ سکتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اور اس کی تعلیم مذہب کو بالجبر پھیلانے کی ہے ذرا دیکھیں تو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ نے بھی ایسی تعلیم دی ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ کیونکہ آپ کے سامنے قرآنی تعلیم جیسی تعلیم نہیں ہوگی۔ چنانچہ چند ایک حوالے پیش کرتا ہوں۔ جن سے بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کہ کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ یا دیگر مذاہب

پیدائش باب ۳۴ (چونتیس) آیت ۲۵ (پچیس) تا ۲۸ (اٹھائیس) میں لکھا ہے۔ "یعقوب کے بیٹوں میں سے دینہ کے دو بھائی شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوار لے کر جرأت سے شہر پر آ پڑے اور سب مردوں کو قتل کر دیا۔ اور حمور اور اس کے بیٹے سکم کو بھی تلوار کی دھار سے مار ڈالا۔ انہوں نے ان کی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور ان کے گدھے اور جو کچھ کہ شہر میں اور کھیت پر تھا لوٹ کے صاف کیا۔" اسی طرح اعداد باب اکتیس ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کے حکم سے مدیانیوں کو فتح کیا۔ تو انہوں نے ان کے اموال لوٹ لئے اور جائیدادوں پر قبضہ کیا۔ اور مردوں کو قتل کر دیا۔ مگر رحم کھا کر عورتوں اور بچوں کو زندہ رہنے دیا۔ لیکن جب موسیٰؑ کو اس بات کا پتہ چلا۔ تو تحریر ہے۔ "کہ موسیٰؑ لشکر کے رئیسوں پر اور ان پر جو ہزاروں کے سردار تھے۔ اور ان پر جو سینکڑوں کے استاد تھے جو جنگ کر کے پھرے غصہ ہوا اور کہا کہ تم نے سب عورتوں کو زندہ رکھا دیکھو یہ بلعام کے کہنے سے فغور کی بابت خداوند کے اسرائیل کے گنہگار ہونے کا باعث ہوئیں سو تم ان بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کر دو پھر ہر ایک عورت کو جو کہ مرد کی صحبت سے واقف تھی۔ جان سے مار دو۔" (اعداد باب اکتیس ۳۱ آیت پندرہ ۱۵ تا اٹھارہ ۱۸)

پھر اسی کتاب میں لکھا ہے "خدا نے موآب کے میدانوں میں یردن کے کنارے یریحون کے مقابل موسیٰؑ کو خطاب کر کے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کو خطاب کر اور ان کو کہہ کہ جب تم یردن سے پار ہو کر زمین کنعان میں داخل ہو۔ تو تم ان سب کو جو اس زمین میں ہیں۔ اپنے سامنے سے بھگاؤ اور ان کی مورتیں فنا کرو۔ اور ان کے سب اونچے مکانوں کو گرا دو۔ اور ان کو جو اس زمین کے بسنے والے ہیں خارج کرو۔ اور وہاں آپ بسو۔ کیونکہ میں نے وہ سرزمین تمہیں دی ہے کہ تم اس کے مالک ہو۔" اعداد باب تینتیس ۳۳ آیت پچاس ۵۰ تا چون ۵۴) مندرجہ بالا حوالوں سے پتہ لگ سکتا ہے کہ مذہب یہود کس قدر آزادی فکر کا حامی ہے۔ اب عیسائیوں کے یسوع کی تعلیم اجمالاً ملاحظہ ہو۔ یسوع جن کی ساری عمر مصائب کا شکار رہی۔ اور بالآخر صلیب پر لٹکنا پڑا۔ یعنی زندگی بھر یسوع کو ایک بھی ایسا موقعہ نصیب نہ ہوا۔ کہ وہ اپنی آزادی فکر اور رواداری کا ثبوت دیتے علاوہ اس کے ہمیں انجیل میں مختلف ظلم و ستم کے احکام کافی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ متی باب چوبیس ۲۴ آیت تیس ۳۰) میں لکھا ہے۔ "جب میں آؤں گا۔ دنیا کی تمام قومیں چھاتی پیٹیں گی۔" پھر متی باب سولہ ۱۶ آیت ستائیس ۲۷ میں ہے "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں فرشتوں کے ساتھ آوے گا۔ تب ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق سزا دے گا۔ ... بعضے ابھی موت کا مزا نہ چکھیں گے۔" پھر متی باب آٹھ ۸ آیت بتیس ۳۲ میں لکھا ہے "سوروں کے غول کو میسح نے ہلاک کیا۔" اور متی باب سات ۷ آیت چھ ۶ میں تو انسان کو سؤر اور کتے قرار دیا گیا ہے۔ پس ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے دماغ میں آتش انتقام سلگ رہی تھی لیکن وہ بباعث ناتوانی اور بے بسی کچھ نہ کر سکا۔ میں نے ان چند حوالوں کو سپرد قرطاس اس لئے کیا ہے۔ تاکہ تمام دوست اس سے استفادہ حاصل کریں اور اسلام کی امن پسندی اور دیگر مذاہب کی شر پسندی کا اندازہ فرمائیں۔ اور کیونکہ اگر خوبصورتی کے مقابلہ میں بدصورتی نہ ہو تو خوبصورتی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ چنانچہ یہ بھی یہ مندرجہ بالا حوالے تحریر کئے گئے ہیں۔ کہ اسلام کے پری پیکر چہرہ کا نکھار ان کریہہ المنظر اور تشوم لوگوں کی موجودگی میں اور بھی نمایاں ہو جائے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

گر نہ بودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

اسلامی جنگ کی اجازت کو جن قیود سے مقید کیا گیا ہے وہ تو بیان کر چکا ہوں۔ اب آیئے۔ آپ کو ایک اور وادی کی سیر کرانے چلتا ہوں۔ یعنی اسلامی تعلیم غلبہ کی بعد کی حالت میں کیا ہے۔ اسلام غلبہ کی بعد کی حالت میں بالکل کسی انتقامی کارروائی کی اجازت نہیں دیتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دنیا کے سامنے نمونہ پیش کیا۔ کہ ظالم سے ظالم اور سفاک سے سفاک دشمن کے ساتھ اس کے مغلوب ہونے کی حالت میں کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ جب مکہ معظمہ فتح ہوا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑے دشمن پر غلبہ عطا فرمایا۔ اس دشمن پر جس نے کہ آپ پر اور آپ کی چھوٹی سی جماعت پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ اور آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور ہجرت کے بعد بھی آرام کا سانس نہ لینے دیا تھا۔ رسول کریمؐ نے ان ظلموں کے باوجود ان کی سفاکیوں کو معاف فرمایا۔ اور لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا مژدہ فرما کر اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ کے مژدہ سے انہیں پابند سنت و احسان کر دیا۔ رسول کریمؐ کا یہ غیر معمولی نمونہ دیکھ کر وہ دشمن جو اس وقت اپنے آپ کو مقتول تصور کر رہے تھے حیران ہو گئے۔ اور آپ کے ایسے دلدادہ اور شیدائی بن گئے۔ کہ ایک تو وہ وقت تھا کہ آپ کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔ اور آپ کے قتل کے منصوبے کرتے تھے۔ اب وہ وقت آیا۔ کہ وہ آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانا فخر سمجھتے تھے۔ سوچیئے تو سہی کہ وہ کون سی تلوار یا کونسا خنجر تھا۔ کہ جس نے ان کو بجائے رسول کریم کے خون کے پیاسے ہونے کے آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانا فخر سمجھایا۔ یا بتایئے وہ کونسی شمشیر برہنہ تھی۔ جو ان کی گردنوں پر تھی۔ اور وہ ان کو مجبور کر رہی تھی۔ کہ وہ رسول کریم کے آگے لڑیں پیچھے لڑیں دائیں لڑیں اور بائیں لڑیں۔ آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ وہ کونسی تلوار تھی؟ وہ تلوار رسول کریمؐ کا اسوۂ حسنہ تھی۔ اور وہ خنجر آپ کا دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک تھا۔ جو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کے مژدہ جانفزا سے مترشح ہے۔ وہ چمکتی تلوار جس نے کہ دشمنوں کو آپ کے شیدائی بننے پر مجبور کیا وہ اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کی نیام سے ہی نکلی تھی۔ بتلایئے اگر اسلام کی تعلیم مذہب کو بالجبر پھیلانے کی ہوتی۔ تو کیوں نہ رسول کریم دشمنوں کے سر پر تلوار رکھ کر فرماتے کہ اے کفار تم مجھ پر اور میرے خدا پر ایمان لاؤ ورنہ میں تمہارا سر قلم کر دوں گا۔ لیکن نہیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جاؤ تم آزاد ہو اور تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ان الفاظ میں روحانی چمکتی ہوئی تلوار تھی جس کو دیکھ کر مخالفین ہمیشہ کے لئے آپ کے شیدائی بن گئے۔ اسی روحانی تلوار کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح حاصل ہوئی کہ آج بھی دنیا اس کی نظیر مہیا کرنے سے قاصر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی زندگیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی کمزور ناتوان بیکس بے بس جماعت محض اپنی قربانیوں کے باعث کفر و الحاد کے پہاڑوں سے ٹکراتی ہے اور ان کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ صرف اور صرف وہ بے لوث قربانیاں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی گئیں جانی بھی اور مالی بھی اور یہی قربانی ہی تھی۔ جس نے کفر و الحاد کے بڑے بڑے سرداروں کے سر اس چھوٹی سی جماعت کے ان لوگوں کے سامنے جھکا دیئے جو کبھی ان کے غلام رہ چکے تھے۔ ان بے بس و ناتواں غلاموں کی روح قربانی ہی تھی۔ جس نے خالدؓ بن ولید کو سیف اللہ اور معاویہؓ کو شہنشاہ بنا دیا تھا۔ اسلام خدا کا بھیجا ہے۔ اور بڑھنے کے لئے نازل ہوا۔ اور دشمنوں کی مخالفتوں کے باوجود یہ بڑھیگا۔ ترقی کرے گا۔ اور بڑھتا چلا جائے گا۔ اسلام کے لئے تلوار اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا خود اس کا محافظ ہے۔

اسلام ایک پُرمعنی لفظ ہے۔ جس کا ایک واضح ترین مفہوم امن و امان بھی ہے۔ اگر ہم نبوت کے ابتدائی زمانہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود آنحضرت صلعم نے اور آپ کے صحابہ نے اپنی بے نظیر قوت برداشت سے دشمنوں کے مظالم سہنے میں دنیا کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ غلامان اسلام نے خاص کر مکی زندگی میں امن شکنی سے بچنے کے لئے کفار کی ایسی سفاکیاں اپنی جانوں پر سہی ہیں کہ آج بھی انسان کی روح ان کے حالات پر کانپ اٹھتی اور لرز جاتا ہے۔ کئی سالوں تک مظالم سہتے رہنے کے بعد جب خدائے قہار و جبار نے دیکھا۔ کہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اور اس نے اپنے پاک بندوں کو ہجرت کی اجازت دی۔ ہجرت کی اجازت اس بات پر شاہد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دنیا میں امن کے قیام کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو کفار کو ایسا پلٹا دیتا کہ وہ مٹ کر نیست و نابود ہو جاتے۔ کیونکہ وہ ہر بات پر قادر ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ کفار کو اصلاح کا موقعہ دیا۔ لیکن جور و ستم جو کفار کی فطرت ثانیہ بن گئے تھے انہوں نے ان کو اس کی طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ کہ کفار کو ان کے ان کاموں سے باز رکھنے کے انتہائی ذرائع تمام کے تمام بیکار ہو گئے ہیں۔ تو جس طرح ایک ماہر ڈاکٹر دیکھتا ہے کہ اب سوائے اپریشن کے کوئی چارہ نہیں کہ جس سے پھوڑا ٹھیک ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو کہ نبی کے منکر تھے۔ مٹانے کا ارادہ کیا۔ اور مومنین کو تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت دی اور فرمایا اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا (سورہ حج رکوع ۶)

یعنی اجازت دی جاتی ہے لڑنے کی ان لوگوں کو جن کے خلاف کافروں کی طرف سے تلوار اٹھائی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک خدا ان کی نصرت پر قادر ہے۔ وہی جو اپنے گھروں سے بغیر کسی جائز وجہ کے صرف اس بناء پر نکالے گئے۔ کہ انہوں نے

کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدافعت ایک دوسرے سے نہ کرے تو پھر خانقاہیں گرجے معابد اور مساجد جن میں کہ خدا کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے سو سب ایک دوسرے کے ہاتھ سے گرا دیئے جائیں۔ یہ وہ آیت کریمہ ہے جب پہلی مرتبہ مسلمانوں کو کفار سے لڑنے کی اجازت ملی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صاف الفاظ میں لڑائی کرنے کی وجہ بتائی جو یہ ہے کہ فتنہ دور ہو کر مذہبی آزادی پیدا ہو۔ اور یہ بھی صاف طور پر فرمایا کہ پہل مسلمانوں نے نہیں کی۔ بلکہ کفار نے ان کے خلاف تلوار اٹھائی طرح طرح کے ظلم کئے۔ اور انہیں ان کے گھروں سے نکالا۔ تب دفع شر و فساد کے لئے تلوار اٹھائی گئی ہے۔ تیرہ سالوں تک مسلمانوں نے صبر سے کام لیا۔ اور نہایت استقلال سے شدائد اور تکالیف کو برداشت کیا اور آخر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ تا کسی طرح کفار مکہ کی شرارتوں سے امن میں آ جائیں مگر کفار اس پر بھی مسلمانوں کی ایذا رسانی سے باز نہ آئے۔ بلکہ مدینہ پر چڑھائی کی۔ تب ہر طرح مجبور ہو کر مسلمانوں کو بھی تلوار اٹھانی پڑی۔ پس یہ ایک سیاہ جھوٹ ہے کہ مسلمانوں نے لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے مصائب کے برداشت کرنے کا وہ نمونہ دکھایا کہ تاریخ اس کا نمونہ دکھلانے سے قاصر ہے۔

چندہ تعمیر مسجد ربوہ میں وعدے لکھوانے والے احباب

جماعت احمدیہ جہلم شہر

نمبر شمار	نام	رقم
۱	عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم شہر	۱۰۰/-
۲	شہزادہ محمد عثمان صاحب "	۱۳/-
۳	سید محمد ہاشم صاحب بخاری "	۵/-
۴	چوہدری محمد دین صاحب "	۱/-
۵	شیخ غلام حیدر صاحب "	۱/-
۶	شیخ عبد القدیر صاحب بزاز "	۱۰/-
۷	شیخ عزیز الرحمن صاحب "	۱۰/-
۸	خواجہ محمد یوسف صاحب "	۵/-
۹	ماسٹر عبد الرحیم صاحب بزاز "	۱۵/-
۱۰	میاں لعل الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۲۱/-
۱۱	بابو عبد العزیز صاحب "	۲۵/-
۱۲	بابو عبد الکریم صاحب "	۲۰/-
۱۳	مستری عبد الرشید صاحب "	۵/-
۱۴	میاں دین محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۹/-
۱۵	شیخ محمد حسین صاحب زرگر "	۵/-
۱۶	منشی عبد الغنی صاحب دوکاندار "	۱۰/-
۱۷	حمید اللہ غلام رسول صاحب	۵/-
۱۸	سید محمود احمد صاحب بزاز	۱۰/-

تحریک جدید کا چندہ طوعی کیوں ہے

وعدوں کی آخری میعاد ۲۸ فروری ہے

تحریک جدید کے وعدوں کے بارے میں بعض احباب کو ایک غلطی لگ رہی ہے اور وہ یہ کہ بعض وہ احباب جو تحریک ستمبر میں اپنی ماہوار آمد کا ۱۶½ فی صدی دے رہے ہیں یا بیس پچیس تیس فی صدی دے رہے ہیں۔ وہ تحریک جدید کا وعدہ نہیں لکھوانے اور خیال کرتے ہیں کہ ان کے اس چندہ میں سے روپیہ ادا ہو جائے گا۔ وعدہ کرنے کی ان کو ضرورت نہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے خیال میں ہو کہ دفتر خود بخود ان کا وعدہ لکھ دے گا۔ ایسے احباب کا یہ خیال درست نہیں۔ بلکہ ہر شخص کو خواہ وہ تحریک ستمبر میں شامل ہو۔ یا نہ ہو اسے تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال یا دفتر دوم کے چھٹے سال میں وعدہ کرنا ضروری ہے ہاں تحریک ستمبر کی ان کی رقم سے وعدہ کی رقم قسط وار ادا کی جا سکتی ہے لیکن یہ بھی اسی صورت میں۔ جبکہ تحریک ستمبر کی رقم ادا کرتے وقت جسے رقم دی ہے۔ اس سے رسید پر یہ وضاحت کرا لی ہو کہ اس میں اس قدر حصہ تحریک جدید کے فلاں سال کا ہے کیونکہ تحریک ستمبر کی جو رقم آتی ہے۔ وہ طوعی کی تفصیل کے مطابق داخل ہوتی ہے۔ مرکز خود بخود کوئی تفصیل نہیں لکھ سکتا۔ پس تحریک ستمبر کی رقم خواہ سکرٹری مال ارسال کریں۔ خواہ براہ راست ارسال ہو۔ جب تک اس میں یہ تصریح نہ ہوگی کہ اس میں اسقدر رقم تحریک جدید کا چندہ ہے اس وقت تک کوئی رقم تحریک جدید کو نہ ملے گی لہذا جہاں تحریک ستمبر ادا کرنے والے احباب اپنے ماہوار چندہ کی تصریح کر کے ارسال فرما دیں وہاں ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تحریک جدید کا وعدہ بھی براہ راست یا اپنے سکرٹری مقامی کے ذریعہ ارسال فرما دیں۔

حضور نے فرمایا:-

"تحریک جدید کی بنیاد شروع سے ہی طوعی چندوں پر رکھی گئی ہے۔ ہم اس میں کوئی چندہ حکماً مقرر نہیں کرتے اور جیسا کہ میں نے تحریک جدید کو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکماً قربانی کرنے میں گو ثواب تو ملتا ہے لیکن اسقدر نفس کی صفائی نہیں ہوتی جس قدر کہ انسان کو اس کے نتیجہ میں نفس کی صفائی حاصل ہوتی ہے کہ اپنی مرضی سے اپنے ذمہ کوئی رقم مقرر کرے۔ اس لئے میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں اور جماعت پر واضح کر دیتا ہوں کہ کسی کے ذمہ خود بخود کوئی رقم مقرر نہیں کی جائیگی۔" پس تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے احباب یاد رہے احباب اپنے وعدوں کی فہرستیں ۲۸ فروری تک پیش کریں یا یکم مارچ کو اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ تا اس پر مہر یکم مارچ کی ہو۔ اس کے بعد کے وعدے حضور قبول نہیں فرمائیں گے۔ لہذا آپ وقت معینہ کے اندر اندر اپنا وعدہ حضور کے پیش فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے!

سلطان احمد صاحب ولد عبد الرحمن صاحب احمدی چک ۱۴۲ ڈاکخانہ چک ۱۲۵ تحصیل رحیم یار خان ریاست بہاولپور کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو تو تحریر فرمائیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو بھی دفتر کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

باجلاس جناب قاضی محمد گل صاحب جج درجہ اول سیالکوٹ

شیخ محمد شفیع اینڈ سنز اور شیخ محمد امین حصہ داران مدعی

بنام

سردار لال سنگھ و راج پال سروپ ... مالکان کنیز اینڈ کو سیالکوٹ (مدعا علیہم)

مقدمہ نمبر ۷ بابت ۱۹۵۰ء

دعویٰ ولایانے مبلغ ۸۱۸/- روپے

مقدمہ مندرجہ میں مدعا علیہم غیر مسلم ہیں اور ہندوستان میں عدم پتہ ہیں۔ ان کی تعمیل معمولی ذریعہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار بذا مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بتاریخ ... بمقام سیالکوٹ حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۹ ... بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت ....

جماعت احمدیہ لائلپور کے نام پر شائع شدہ

ایک فرضی ٹریکٹ کی تردید!

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

جماعت احمدیہ کے نام پر ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء کو ایک ٹریکٹ "اکھنڈ ہندوستان" نامی لائلپور شہر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہم پبلک کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ ٹریکٹ جماعت احمدیہ لائلپور یا کسی احمدی کی طرف سے شائع نہیں ہوا۔ ٹریکٹ مذکور میں پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے "احمدیت زندہ باد" "تازہ الہام اکھنڈ ہندوستان" سر عنوان لکھا گیا ہے اور شائع کرنے والا کوئی شخص "ناظر دعوت تبلیغ" "انجمن خدام احمدیہ" ہے۔ جماعت احمدیہ لائلپور میں نہ تو کوئی ناظر دعوۃ تبلیغ ہے، نہ اس نام کی انجمن ——

غرضیکہ ٹریکٹ شائع کرنے والے نے سرتا سر جعلسازی سے کام لیا ہے اور چونکہ آئندہ بھی اس قسم کے ٹریکٹ شائع ہونے کا قوی گمان ہے۔ اسلئے پبلک سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس قسم کے جھوٹے پروپیگنڈا سے متنبہ رہیں ٹریکٹ مذکور میں اخبار "الفضل" کا ایک حوالہ شائع کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں قطع و برید اور اضافہ عبارت اپنی طرف سے کیا گیا ہے اور آخری پیراگراف جس سے اس جھوٹ کا تارو پود بکھرتا تھا دانستہ حذف کرتے ہوئے لاتقربوا الصلوٰۃ والی ضرب المثل پر از راہ دسیسہ کاری عمل کیا گیا ہے۔ اس پیراگراف میں یہ صاف لکھا ہے کہ ہم ہر حال میں پاکستان اور مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے پاکستان بننے سے پہلے انتخابات کے موقع پر اور اس سے قبل و بعد کانگرس کا ساتھ خلاف جمہور اسلام دیا۔ وہ اپنے داغ بدنامی اور ناکامی کو اس طرح دروغ بافیوں سے دھونا چاہتے ہیں اور اس کے لئے بظاہر تبلیغ کے نام سے لیکن دراصل سیاسی اغراض کے ماتحت ایک دفعہ ذلت و ناکامی کی موت مرکر اب دوبارہ زندگی کا سانس لینا چاہتے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت اور تبلیغ اسلام تو محض ایک بہانہ عوام کو بھڑکانے کے لئے ہے اور یہ امر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ بہر حال ہم مندرجہ ذیل امور کی طرف ٹریکٹ شائع کرنے والے گروہ کو توجہ دلاتے ہیں

۱۔ پاکستان اس وقت جن نازک حالات سے گزر رہا ہے ان حالات کا تقاضا ہر فرد پاکستانی سے یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کا ایک متحدہ محاذ قائم رہے جو پاکستان کے وجود سے قائم ہو چکا ہے۔ اس قسم کے جھوٹے پراپیگنڈے سے جو ٹریکٹ مذکور کرنا چاہتا ہے نہ پہلے کوئی فائدہ ہوا ہے نہ اب ہوگا۔

۲۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کا سیاسی مسلک پاکستان کے بارے میں صاف اور واضح ہے اور کوئی منصف مزاج انسان پاکستان کے حق میں امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کی شبانہ روز کوششوں اور خدمات سے ناواقف نہیں ہو سکتا

۳۔ امام جماعت احمدیہ نے پاکستان بننے سے بھی قبل یہاں تک فرمایا تھا۔

"ہم پاکستان کی حمایت اسلئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے اور وہ انہیں ملنا چاہیئے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا" (الفضل ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء ص۲)

۴۔ ہم ٹریکٹ شائع کرنے والے گروہ کو یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ان کی سابقہ بدنامی اور ناکامی کے دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ جو قرآن حکیم نے فرمایا ہے۔ انّ الحسنٰت یذھبن السّیّئات اگر اس گروہ کو اپنی سابقہ روش سے واقعی پشیمانی ہے تو پاکستان کی خدمت کے لئے کوئی تعمیری پروگرام مرتب کرکے اس پر عمل پیرا ہو اور جھوٹے ٹریکٹ شائع کرکے خود کو بیش از پیش رسوائے عالم نہ بنائے۔ اور اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو جماعت احمدیہ کی طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے نقش قدم پر دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جائے اور محض "تبلیغ" کی رٹ لگانے پر اکتفا نہ کرے۔ کون نہیں جانتا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے ہر گوشے میں تبلیغی جد و جہد کر رہی ہے کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا۔ جب کہ ممالک غیر میں احمدی مبلغ روانہ نہیں ہوتے۔ کیا اس مخالف گروہ میں یہ سکت ہے کہ وہ باقاعدہ تبلیغی نظام کے ماتحت ممالک غیر کو اپنی تبلیغی جولانگاہ بنائے حالانکہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے اعتراف میں دوست اور دشمن رطب اللسان ہیں۔ چند حوالجات ملاحظہ ہوں۔

مصر سے شائع ہونے والا اخبار "الفتح" جو احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ:۔

الف:۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں۔ جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا اندازہ کرے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔"

(ب) "کیا اندریں حالات مسلمانوں پر واجب نہ تھا کہ اہل یورپ و امریکہ کے دماغوں سے ان گندے عقائد کو زائل کریں جو وہ دین اسلام اور نبی اسلامؐ کے متعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کے افراد، اخبار، عوام اور علماء پر فرض ہے لیکن ان اوہام کا ازالہ کون کر رہا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں سوائے اکیلے قادیانیوں کے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں۔ اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و اولاد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔"

(دیکھو الفتح مطبوعہ مصر ۳۱۵ مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب کی رائے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق حسب ذیل ہے:

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کیلئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک درد دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے آگے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمدؐ کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(ملاحظہ ہو فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

ان حوالجات کو نقل کرتے ہوئے ہم اپنے مخالفین سے مؤدبانہ عرض کرتے ہیں کہ آپ بھی تبلیغ اسلام کیلئے ساعی ہوں اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو ہمیں تبلیغ اسلام کرنے دیں اور خواہ مخواہ ہم سے الجھ کر اسلام کے عالی مقاصد کو نقصان نہ پہنچائیں ع

مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان

ہم سے اختلاف عقائد بیشک رکھیں لیکن شریفانہ طور پر ع

اِنْ کُنْتِ اَزْمَعْتِ الفِرَاقَ فَاَجْمِلِ

اور جھوٹے ٹریکٹ تصنیف کرکے ہماری طرف وہ مذہبی اور سیاسی باتیں منسوب نہ کریں۔ جو ہمارا عقیدہ اور مسلک نہیں اور ظاہر ہے کہ علی الخصوص ان ایام میں اتفاق و اتحاد کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہم پاکستان کیلئے ہر قربانی کر سکیں۔ اور دشمن ہمیں ہر وقت یکجان و ہم صوص پا سکے۔

یاد رہے کہ ۱۹۲۳ء میں شدھی کی تحریک کے نتیجہ میں مسلمانان ہند پر ایک نازک وقت آیا تو جماعت احمدیہ نے ہی ہر قسم کی جانی اور مالی قربانی کرکے سینہ سپر ہو کر اس امڈتے سیلاب کا منہ موڑا۔ جب ۱۹۳۲ء میں کشمیر کے مسلمان ڈوگرا ظلم و ستم کا نشانہ بنے تو جماعت احمدیہ نے آگے بڑھ کر کشمیر میں کام کیا اور حال ہی میں امام جماعت احمدیہ اپنی جماعت کی خدمات حکومت پاکستان کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ یہ مخصوص واقعات عالم آشکارا ہیں۔ خود جماعت احمدیہ لائلپور کے بعض نوجوان رضاکار سال گذشتہ محاذ کشمیر پر شہید ہو چکے ہیں۔ لیکن جھوٹا پراپیگنڈا کرنے والوں کو کیا خبر۔ ع

کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا!

ٹریکٹ از شیخ عبد القادر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لائلپور
نوٹ:۔ جماعتیں اس ٹریکٹ کو شائع کرکے بکثرت تقسیم کریں!

بی۔ بی۔ سی کا پاکستانی پروگرام

جمعرات ۱۶ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں ۷ بجکر ۴۵ منٹ شام
بہنوں کی خدمت میں (عورتوں کیلئے) ۸ بجے شام
سننے کی باتیں (سوالات و جوابات) ۸ بجکر ۱۵ منٹ

جمعہ ۱۷ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں ۷ بجکر ۴۵ منٹ شام
انگلستان کے دیہات:۔
(بریگیڈیئر بریا اور مسٹر چوہان میں مکالمہ) ۸ بجے شام
ہفتہ رواں (انگلستان میں) ۸ بجکر ۱۰ منٹ شام
ریڈیو سے انگریزی ۔ ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر

ہفتہ ۱۸ فروری ۱۹۵۰ء

خبریں اور پروگرام پریڈ ۷ بجکر ۴۵ منٹ شام
بچوں کے لئے
(سوالات و جوابات خبریں اور معلومات) ۸ بجے شام